بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

تذکرۃ الاولیاءؒ

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ
کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن، لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ

سُنو! بے شک

اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے،

تذکرۃ الاولیاءؒ

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اُردو ترجمہ

الفاروق بُک فاؤنڈیشن لاہور

نام کتاب	----------	تذکرۃ الاولیاء
ناشر	----------	الفاروق بک فاؤنڈیشن
تعداد	----------	ایک ہزار
سال اشاعت	----------	مئی 1997ء
طابع	----------	اے این اے پرنٹرز
قیمت	----------	۱۰۵ روپے

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ لاہور۔ فون : 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔ فون : 7225085-7247350

فہرست

تذکرہ عطارؒ

۱۔ ابو محمد امام جعفر صادقؒ — 6
۲۔ حضرت اویس قرنیؒ — 11
۳۔ حضرت حسن بصریؒ — 14
۴۔ حضرت مالک بن دینارؒ — 26
۵۔ حضرت محمد واسعؒ — 32
۶۔ حضرت حبیب عجمیؒ — 33
۷۔ حضرت ابو حازم مکیؒ — 38
۸۔ حضرت عتبہ بن غلامؒ — 39
۹۔ حضرت رابعہ بصریؒ — 41
۱۰۔ حضرت فضیل بن عیاضؒ — 55
۱۱۔ حضرت ابراہیم ادہمؒ — 63
۱۲۔ حضرت بشر حافیؒ — 76
۱۳۔ حضرت ذوالنون مصریؒ — 83
۱۴۔ حضرت بایزید بسطامیؒ — 94
۱۵۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ — 121
۱۶۔ حضرت سفیان ثوریؒ — 128
۱۷۔ حضرت ابو علی شفیق بلخیؒ — 133
۱۸۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ — 137
۱۹۔ حضرت امام شافعیؒ — 142
۲۰۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ — 146
۲۱۔ حضرت داؤد طائیؒ — 149
۲۲۔ حضرت حارس محاسبیؒ — 153
۲۳۔ حضرت ابو سلیمان دارائی — 155
۲۴۔ حضرت محمد سماکؒ — 159
۲۵۔ حضرت محمد بن اسلم طوسیؒ — 160
۲۶۔ حضرت احمد حربؒ — 161
۲۷۔ حضرت حاتم اصمؒ — 163
۲۸۔ حضرت سہل بن عبداللہ امرتسریؒ — 168
۲۹۔ حضرت معروف کرخیؒ — 174
۳۰۔ حضرت سری سقطیؒ — 177
۳۱۔ حضرت فتح موصلیؒ — 181
۳۲۔ حضرت احمد حواریؒ — 183
۳۳۔ حضرت احمد خضرویہؒ — 184
۳۴۔ حضرت ابو تراب بخشیؒ — 188
۳۵۔ حضرت یحییٰ بن معاذؒ — 190
۳۶۔ حضرت شاہ شجاع کرمانیؒ — 194
۳۷۔ حضرت یوسف بن حسینؒ — 197
۳۸۔ حضرت ابو حفص حدادؒ — 200
۳۹۔ حضرت حمدون قصارؒ — 204
۴۰۔ حضرت منصور عمارؒ — 206
۴۱۔ حضرت احمد بن انطاکیؒ — 208
۴۲۔ حضرت عبداللہ بن خلیقؒ — 209
۴۳۔ حضرت جنید بغدادیؒ — 210

حصہ دوم

۴۴۔ حضرت عمرو بن عثمان مکیؒ — 224
۴۵۔ حضرت ابو سعید خرازؒ — 226
۴۶۔ حضرت ابو الحسن نوریؒ — 229
۴۷۔ حضرت عثمان حیریؒ — 234
۴۸۔ حضرت عبداللہ جلاءؒ — 238

تو آپ نے جیب سے دو درہم نکال کر دکھاتے ہوئے کہا کہ یہ اونٹ چرانے کا معاوضہ ہے اور اگر آپ یہ ضمانت دیں کہ یہ درہم خرچ ہونے سے پہلے میری موت نہیں آئے گی تو یقیناً آپ کا جو جی چاہے عنایت فرمادیں ورنہ یہ دو درہم میرے لئے بہت کافی ہیں۔ پھر فرمایا کہ یہاں تک پہنچنے میں آپ حضرات کو جو تکلیف ہوئی اس کے لئے میں معافی چاہتا ہوں اور اب آپ دونوں واپس ہو جائیں کیونکہ قیامت کا دن قریب ہے اور میں زاد آخرت کی فکر میں لگا ہوا ہوں۔ پھر ان دونوں صحابہ کی واپسی کے بعد جب لوگوں کے قلوب میں حضرت اویس کی عظمت جاگزیں ہوئی اور مجمع لگنے لگا تو آپ گھبرا کر کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے اور وہاں پہنچنے کے بعد بھی صرف ہرم بن حبان کے علاوہ کسی دوسرے شخص نے نہیں دیکھا، کیونکہ جب سے ہرم بن حبان نے آپ کی شفاعت کا واقعہ سنا تھا۔ اشتیاق زیارت میں تلاش کرتے ہوئے کوفہ پہنچے۔

باب۔ ۳

خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و مناقب

تعارف: آپ باعمل عالم بھی تھے اور زاہد و متقی بھی۔ سنت نبویؐ پر سختی سے عمل کرتے اور ہمیشہ خداوند تعالیٰ سے ڈرتے رہتے تھے۔ آپ کی والدہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کی کنیز تھیں اور جب بچپن میں آپ کی والدہ کسی کام میں مصروف ہوتیں اور آپ رونے لگتے تو ام المومنین آپ کو گود میں اٹھا کر اپنی چھاتیاں آپ کے منہ میں دے دیتیں اور وفور شوق میں آپ کے پستان سے دودھ بھی نکلنے لگتا۔ اندازہ فرمائیے کہ جس نے ام المومنین کا دودھ پیا ہو اس کے مراتب کا کون انکار کر سکتا ہے۔

بچپن میں سعادت: بچپن میں آپ نے ایک دن حضور اکرم کے پیالے کا پانی پی لیا اور جب حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ میرے پیالے کا پانی کس نے پیا ہے؟ تو حضرت ام سلمہؓ نے کہا کہ حسن نے۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا کہ اس نے جس قدر پانی میرے پیالے میں سے پیا ہے اسی قدر میرا علم اس میں اثر کر گیا۔

حضورؐ کی دعا: ایک دن حضور اکرم حضرت ام سلمہؓ کے مکان پر تشریف لائے تو انہوں نے حسن بصری کو آپ کی آغوش مبارک میں ڈال دیا۔ اس وقت حضورؐ نے آپ کے لئے دعا فرمائی اور اس دعا کی برکت سے آپ کو بے پناہ مراتب حاصل ہوئے۔

وجہ تسمیہ: ولادت کے بعد جب آپ کو حضرت عمرؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا نام حسن رکھو کیوں کہ یہ بہت ہی خوبرو ہے۔ حضرت ام سلمہؓ نے آپ کی تربیت فرمائی اور ہمیشہ یہی دعا کیا کرتی تھیں کہ اے اللہ حسن کو مخلوق کار ہنما بنا دے۔ چنانچہ آپ یکتائے روزگار بزرگوں میں سے ہوئے ہیں اور

آپ نے اس کو بری نیت سے دیکھا جس کے نتیجہ میں اسی وقت پورا قرآن بھول گئے اور گھبرائے ہوئے حضرت حسن بصری کی خدمت میں حاضر ہو کر پورا واقعہ من و عن بیان کر دیا۔ آپ نے حکم دیا کہ ایام حج ہیں پہلے حج ادا کرو اور حج ادا کر کے مسجد خیف میں پہنچ جاؤ۔ وہاں تمہیں محراب مسجد میں ایک صاحب مصروف عبادت ملیں گے۔ جب وہ عبادت سے فراغت پالیں توان سے دعا کی درخواست کرنا۔ ابو عمرو کہتے ہیں کہ جب میں مسجد میں پہنچا تو وہاں ایک کثیر مجمع تھا اور کچھ دیر کے بعد ایک بزرگ تشریف لائے تو سب تعظیماً کھڑے ہو گئے اور جب سب لوگوں کے جانے کے بعد وہ بزرگ تنہا رہ گئے تو میں نے اپنا پورا واقعہ بیان کیا۔ چنانچہ ان بزرگ کے تصرف سے مجھ کو دوبارہ قرآن یاد ہو گیا اور جب فرط مسرت سے میں قدم بوس ہوا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ میرا پتہ تمہیں کس نے بتایا۔ میں نے حضرت حسن بصری کا نام لے دیا۔ یہ سن کر انہوں نے فرمایا کہ حسن بصری نے مجھ کو رسوا کر دیا۔ میں بھی ان کا راز فاش کر کے رہوں گا۔ فرمایا کہ جو صاحب ظہر کی نماز کے وقت یہاں تھے وہ حسن بصری ہی تھے۔ جو اسی طرح روزانہ یہاں آتے ہیں اور ہم سے باتیں کر کے عصر کے وقت تک بصرہ پہنچ جاتے ہیں۔ اور حسن بصری جس کے راہنما ہوں اس کو کسی غیر کی حاجت نہیں۔ منقول ہے کہ کسی شخص کے گھوڑے میں کچھ نقص ہو گیا اور اس نے جب حسن سے کیفیت بیان کی تو آپ نے چار سو درہم میں اس سے گھوڑا خرید لیا۔ لیکن اسی شب گھوڑے کے مالک نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں ایک گھوڑا چار سو مشکی گھوڑوں کے ہمراہ چلتا پھر رہا ہے اس نے سوال کیا کہ یہ گھوڑے کس کے ہیں؟ تو ملائکہ نے بتایا کہ پہلے تو یہ سب تمہارے تھے لیکن اب حسن بصریؒ کی ملکیت ہیں۔ وہ شخص بیدار ہو کر حضرت حسن کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا کہ آپ اپنی رقم لے کر میرا گھوڑا واپس فرمادیں آپ نے فرمایا کہ جو خواب رات تو نے دیکھا ہے وہ میں پہلے ہی دیکھ چکا ہوں۔ یہ سن کر وہ مایوس واپس ہو گیا۔ پھر دوسری شب حسن بصریؒ نے خواب میں عالی شان محلات دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ کس کے ہیں؟ جواب ملا کہ جو بھی بیع کو توڑ دے۔ چنانچہ آپ نے صبح کو گھوڑے کے مالک کو بلا کر بیع کو توڑ دیا۔

طریقہ دعوت: شمعون نامی ایک آتش پرست آپ کا پڑوسی تھا۔ اور جب وہ مرض الموت میں مبتلا ہوا تو آپ نے اس کے یہاں جا کر دیکھا کہ اس کا جسم آگ کے دھوئیں سے سیاہ پڑ گیا ہے۔ آپ نے تلقین فرمائی کہ آتش پرستی ترک کر کے اسلام میں داخل ہو جا۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے گا۔ اس نے عرض کیا کہ میں تین چیزوں کی وجہ سے اسلام سے برگشتہ ہوں اول یہ کہ جب تم لوگوں کے عقائد میں حب دنیا بری شے ہے تو پھر تم اس کی جستجو کیوں کرتے ہو؟

دوم یہ کہ موت کو یقینی تصور کرتے ہوئے بھی اس کا سامان کیوں نہیں کرتے۔ سوم یہ کہ جب تم اپنے قول کے مطابق جلوہ خداوندی کے دیدار کو بہت عمدہ شے تصور کرتے ہو تو پھر دنیا میں رضائے الٰہی کے

خلاف کام کیوں کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا کہ یہ تو مسلمانوں کے افعال و کردار ہیں۔ لیکن آتش پرستی میں وقت ضائع کر کے تمہیں کیا حاصل ہوا۔ مومن خواہ کچھ بھی ہو کم از کم وحدانیت کو تو تسلیم کرتا ہے مگر تو نے ستر سال آگ کو پوجا ہے اور اگر ہم دونوں آگ میں پڑیں گے تو وہ ہم دونوں کو برابر جلائے گی یا تیری پرستش کو ملحوظ رکھے گی لیکن میرے مولا میں یہ طاقت ہے اگر وہ چاہے تو مجھ کو آگ ذرہ برابر نقصان نہیں پہنچا سکتی اور یہ فرما کر ہاتھ میں آگ اٹھالی۔ اور کوئی اثر دست مبارک پر نہ ہوا شمعون نے اس کیفیت سے متاثر ہو کر عرض کیا کہ میں ستر سال سے آتش پرستی میں مبتلا ہوں اب آخری وقت کیا مسلمان ہوں گا؟ لیکن جب آپ نے اسلام لانے کے لئے دوبارہ اصرار فرمایا تو اس نے عرض کیا کہ میں اس شرط پر ایمان لا سکتا ہوں کہ آپ مجھے یہ عہد نامہ تحریر کر دیں کہ میرے مسلمان ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ مجھے تمام گناہوں سے نجات دے کر مغفرت فرمادے گا۔ چنانچہ آپ نے اسی مضمون کا اس کو ایک عہد نامہ تحریر کر دیا۔ لیکن اس نے کہا کہ اس پر بصرہ کے صاحب عدل لوگوں کی شہادت بھی تحریر کروایئے۔ آپنے شہادتیں بھی درج کرادیں اس کے بعد شمعون صدق دلی کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہو گیا اور خواہش کی کہ میرے مرنے کے بعد آپ اپنے ہی ہاتھ سے غسل دے کر قبر میں اتاریں اور یہ عہد نامہ میرے ہاتھ میں رکھ دیں تاکہ روز محشر میرے مومن ہونے کا ثبوت میرے پاس رہے۔ یہ وصیت کر کے کلمہ شہادت پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہو گیا اور آپ نے اس کی پوری وصیت پر عمل کیا اور اسی شب خواب میں دیکھا کہ شمعون بہت قیمتی لباس اور زریں تاج پہنے ہوئے جنت کی سیر میں مصروف ہے اور جب آپ نے سوال کیا کہ کیا گزری؟ تو اس نے عرض کیا کہ خدا نے اپنے فضل سے میری مغفرت فرمادی اور جو انعامات مجھ پر کئے وہ ناقابل بیان ہیں۔ لہٰذا اب آپ کے اوپر کوئی بار نہیں آپ اپنا عہد نامہ واپس لے لیں۔ کیونکہ مجھے اب اس کی حاجت نہیں۔ اور جب صبح کو آپ بیدار ہوئے تو وہ عہد نامہ آپ کے ہاتھ میں تھا آپ نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اے اللہ تیرا فضل کسی سبب کا محتاج نہیں جب ایک آتش پرست کی ستر سال آگ کی پرستش کے بعد صرف ایک مرتبہ کلمہ پڑھنے کے بعد مغفرت فرمادی تو جس نے ستر سال تیری عبادت و ریاضت میں گزارے ہوں وہ کیسے تیرے فضل سے محروم رہ سکتا ہے۔

انکسار: آپ اس قدر منکسر المزاج تھے کہ ہر فرد کو اپنے سے بہتر تصور کرتے۔ ایک دن دریائے دجلہ پر آپ نے کسی حبشی کو عورت کے ساتھ مے نوشی میں مبتلا دیکھا کہ شراب کی بوتل اس کے سامنے تھی۔ اس وقت آپ کو یہ تصور ہوا کہ کیا یہ بھی مجھ سے بہتر ہو سکتا ہے؟ کیونکہ یہ تو شرابی ہے۔ اسی دوران ایک کشتی سامنے آئی جس میں سات افراد تھے اور وہ غرق ہو گئی یہ دیکھ کر حبشی پانی میں کود گیا اور چھ افراد کو ایک ایک کر کے باہر نکالا۔ پھر آپ سے عرض کیا کہ آپ صرف ایک ہی کی جان بچالیں میں تو امتحان لے رہا تھا کہ آپ کی چشم باطن